باب۔۴

وضو

[إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ،(المائدہ:٦)]

حدیث۱۳۶: آنحضرتؐ نے فرمایا، جو شخص بے وضو ہو جائے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک کہ وہ وضو نہ کرلے۔ پوچھا گیا بے وضو (ناپاک) ہو جانا کیا ہے؟ بتایا گیا کہ، پیشاب کرنا۔ پیٹ کی ہوا کا خارج ہونا، یا فضلہ خارج کرنا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۱۳۷: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں میرے امتی وضو کے سبب ان کے چہروں پر نظر آنے والی چمک سے "غُراً محجّلین" کہہ کر پکارے جائیں گے۔ راوی: نعیم مجمرؒ۔

حدیث۱۳۸: کسی نے کہا کہ اسے نماز کے دوران خیال گذرتا ہے کہ جیسے پیٹ سے ہوا خارج ہو رہی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ وہ نماز نہ توڑے جب تک کہ آواز کو نہ سنے یا بو کو محسوس نہ کرے۔ راوی: عباد بن تمیمؓ۔

حدیث۱۳۹: ایک رات نبی کریمؐ ہم سب کے سامنے سوتے جاگتے رہے۔ جب آپؐ جاگتے تو نماز پڑھتے۔ درمیانی رات میں ایک بار وضو بھی کیا۔ تاہم اسی کیفیت میں پوری رات گذر گئی یہاں تک کہ آپ نے نماز فجر ادا کی۔ کچھ کا کہنا تھا کہ رسول اللہ کی آنکھ تو سوتی محسوس ہوتی تھی لیکن دل جاگتا رہتا تھا۔۔۔ عبید بن عمیرؓ نے کہا کہ انبیاء کا خواب وحی ہوتی ہے اور پھر سورۃ الصافات کی آیت ۱۰۲ سے إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ[یعنی میں (ابراہیمؑ) خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں] پڑھی۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث۱۴۰: رسول اکرمؐ عرفات سے مزدلفہ کی طرف چلے۔ راستے میں ایک جگہ پیشاب کرنا پڑا جس کے بعد وضو کیا۔ مغرب کی نماز کا وقت بھی ہو چلا تھا لیکن آپؐ نے نماز نہیں پڑھی۔ جب مزدلفہ پہنچے تو پہلے وضو کیا پھر آپ نے نماز مغرب پڑھی پھر ساتھ ہی عشا کی نماز بھی ادا کی۔ راوی: اسامہ بن زیدؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۱۴۱: میں نے (لوگوں کو) وضو کر کے بتایا۔ ایک چلو پانی سے ہاتھ دھویا، پھر ایک چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی لیا۔ ایک چلو سے منہ کو دھویا۔ پھر ایک چلو سے کہنی تک ایک ہاتھ دھویا پھر دوسرے چلو سے کہنی تک دوسرا ہاتھ دھویا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر ایک چلو اپنے دائیں پیر پر ڈالا اور دوسرا چلو بائیں پیر پر ڈالا، یہاں تک کہ انہیں دھو ڈالا۔ اور پھر میں نے انھیں بتایا کہ میں نے رسول اکرمؐ کو ایسے ہی وضو کرتے دیکھا ہے۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۱۴۲: ارشادِ نبیؐ ہے کہ تم میں سے کوئی شخص جب اپنی بیوی کے پاس جائے تو اللهم جنبنا الشيطان وجنب الشيطان (یعنی اے اللہ! ہم دونوں کو شیطان سے بچا، اور جو اولاد تو ہم کو عطا فرمائے اس کو بھی شیطان سے بچا) کہے۔ پھر کوئی اولاد مقدر کی جائے گی تو اس کو شیطان ضرر نہ پہنچا سکے گا۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۱۴۳: آنحضرتؐ، بیت الخلا میں داخل ہوتے تو اللهم إني أعوذ بك من الخبث والخبائث (یعنی اے اللہ! میں ناپاک چیزوں سے اور ناپاکیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں) کہتے۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۱۴۴: ایک مرتبہ حضورؐ بیت الخلا میں داخل ہوئے تو میں نے آپ کے لیے وضو کا پانی رکھ دیا۔ نکلے تو پوچھا یہ کس نے رکھا؟ میں نے کہا، میں نے۔ تو آپؐ نے مجھے دعا دی کہ اے اللہ! اسے دین میں سمجھ عطا فرما۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۱۴۵: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ جب کوئی بیت الخلا جائے تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرے اور نہ ہی پشت کرے، بلکہ شمالاً جنوباً کرے۔ راوی: ابو ایوب انصاریؓ۔

حدیث ۱۴۶: لوگ کہتے کہ قضائے حاجت کے لیے بیت المقدس کی طرف منہ نہ کرو۔ لیکن میں نے ایک بار اپنے گھر کی چھت پر آنحضورؐ کو اُس رخ میں بیٹھے دیکھا۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۱۴۷: حضرت عمرؓ، ازواج مطہرات کے پردے کے شدید خواہشمند تھے۔ ایک شب حضرتہ سودہؓ قضائے حاجت کے لیے نکلیں تو حضرت عمرؓ نے ان کے دراز قد ہونے کے سبب انھیں پہچان لیا۔ چناں چہ اللہ نے پردے کا حکم نازل فرمایا۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۱۴۸: آنحضرتؐ نے ازواج مطہرات کو قضائے حاجت کے لیے باہر نکلنے کی اجازت دی تھی۔ راوی حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۱۴۹: میں نے حضورؐ کو قبلہ کی طرف پشت اور شام کی طرف منہ کرتے دیکھا۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۱۵۰: (قضاے حاجت کے لیے رخ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۴۶۔ راوی: عبد اللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۱۵۱ تا ۱۵۳: جب حضورؐ قضاے حاجت کے لیے نکلتے تو میں اور ایک لڑکا اپنے ہمراہ پانی لاتے جس سے آپؐ استنجا کرتے تھے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۱۵۴، ۱۵۵: آپؐ کا فرمانا ہے کہ جب کوئی پانی پیے تو برتن میں سانس نہ لے۔ اور بیت الخلا جائے تو اپنی شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ ہی (اس ہاتھ سے) استنجا کرے۔ راوی: ابو قتادہؓ۔

حدیث ۱۵۶: حضورؐ حاجت کے لیے نکلے۔ میں پیچھے پیچھے تھا۔ آپؐ نے مجھ سے فرمایا کہ پتھر تلاش کردو تاکہ میں ان سے پاکی حاصل کروں۔ اور پھر کہاڈی یا گوبر نہ لانا۔ چناں چہ ارشاد کے مطابق پتھر اپنے کپڑے میں جمع کیے اور لاکر حضورؐ کے پاس رکھ کر ہٹ گیا۔ آپؐ نے ضرورت کے بعد ان پتھروں کو استعمال کیا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۱۵۷: آنحضرتؐ قضاے حاجت کے لیے چلے تو مجھے ۳ پتھر لانے کا حکم دیا۔ مجھے ۲ پتھر ملے اور تیسرا گوبر لے آیا۔ آپؐ نے دونوں پتھر لے لیے اور گوبر کو پھینک دیا، اور فرمایا یہ نجس ہے۔ راوی: عبد اللہ بن مسعودؓ۔

حدیث ۱۵۸: نبی اکرمؐ نے وضو میں ہر عضو کو ایک ایک بار دھویا۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۱۵۹: آنحضورؐ نے وضو فرمایا اور اس میں ہر عضو کو دو دو بار دھویا۔ راوی: عبد اللہ بن زیدؓ۔

حدیث ۱۶۰: حضرت عثمانؓ نے وضو کے لیے پانی مانگا۔ آپ نے اپنے اعضا کو تین تین مرتبہ دھویا اور فرمایا کہ رسول کریمؐ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی میرے اس وضو کے مثل وضو کرے اور اس کے بعد ۲ رکعت نماز خلوص نیت سے پڑھے تو اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ پھر حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ اگر یہ آیت، إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَـٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّـهُ، [یعنی بے شک جو لوگ ہماری نازل کردہ کھلی نشانیوں اور ہدایات کو چھپاتے ہیں اس کے بعد کہ ہم نے اپنی کتاب میں واضح کر دیا ہے تو انھی لوگوں پر اللہ لعنت بھیجتا ہے، (البقرۃ:۱۵۹)] نہ ہوتی تو میں تم سے یہ حدیث بیان نہ کرتا۔ راوی: حمرانؒ (حضرت عثمانؓ کے آزاد کردہ غلام)۔

حدیث ۱۶۱، ۱۶۲: ارشادِ نبیؐ ہے کہ جو کوئی وضو کرے تو ناک صاف کرے۔ اور جو کوئی پتھر سے استنجا کرے تو طاق (تعداد) سے کرے۔ (دوسری حدیث میں یہ بھی ہے کہ) جب نیند سے بیدار ہو تو اپنے ہاتھ کو وضو کے پانی میں ڈالنے سے پہلے دھولے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۱۶۳: ہمیں ایک بار عصر کی نماز میں دیر ہو رہی تھی اور جب ہم وضو کر رہے تھے تو جلدی کے مارے پیروں پر مسح کرنے لگے۔ آنحضرتؐ نے بلند آواز سے فرمایا ویل للاعقاب من النّار، [یعنی ایڑیوں کے لیے آگ سے تباہی ہو گی]۔ راوی: عبد اللہ بن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۹۶)۔

حدیث ۱۶۴: (حضرت عثمانؓ کا وضو): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۶۰۔ راوی: حمرانؓ۔

حدیث ۱۶۵: ابو ہریرہؓ ہم سے کہا کرتے تھے کہ وضو پورا کیا کرو۔ کیوں کہ ارشاد نبویؐ ہے، ویل للاعقاب من النّار، [یعنی ایڑیوں کے لیے آگ سے تباہی ہو گی]۔ راوی: محمد بن زیادؓ۔

حدیث ۱۶۶: میں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا کہ تم چار ایسے کام کرتے ہو جو تمھارے دوسرے ساتھی نہیں کرتے۔ (۱) حج میں تم صرف دو یمانی رکنوں کو چھوتے ہو۔ (۲) تم، سبتی جوتے جن میں بال نہ ہوں وہ پہنتے ہو۔ (۳) تم، زردی سے رنگ لیتے ہو۔ (۴) لوگ تو جب چاند دیکھتے ہیں احرام باندھ لیتے ہیں، لیکن تم جب تک ترویہ کا دن (یعنی ۸ ذی الحجہ) نہیں آجاتا احرام نہیں باندھتے۔۔۔ انھوں نے جواباً کہا کہ آنحضرتؐ نے پہلے تینوں کام تو ایسے ہی کیے ہیں۔ رہا احرام باندھنا، تو میں نے حضورؐ کو (احرام باندھتے) نہیں دیکھا جب تک کہ آپؐ کی سواری نہ چلے۔ راوی: عبید بن جریحؒ۔

حدیث ۱۶۷: اپنی صاحبزادی کے غسل (میت) کے وقت آنحضرتؐ نے عورتوں کو ہدایت فرمائی کہ ان کے وضو کے مقامات سے اور داہنی طرف سے شروع کرو۔ راوی: امّ عطیہؓ۔

حدیث ۱۶۸: تمام اچھے کاموں میں، جیسے جوتی پہننا، کنگھی کرنا یا طہارت کرنا وغیرہ، آنحضورؐ کو دائیں طرف سے شروع کرنا اچھا معلوم ہوتا تھا۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۱۶۹: (ہم سفر میں تھے) نماز عصر کا وقت ہو گیا۔ لوگوں نے پانی ڈھونڈا لیکن کہیں پانی نہ ملا۔ تب رسول معظمؐ کے پاس ایک برتن لایا گیا جس میں تھوڑا پانی تھا۔ آپؐ نے اس میں اپنا ہاتھ رکھ دیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اب سب وضو کر لو۔ میں نے دیکھا کہ حضورؐ کی انگلیوں سے پانی نکل رہا تھا (بے شک یہ رسول خدا کا معجزہ تھا)۔ یہاں تک کہ سب نے وضو کر لیا۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۱۷۰: میں نے ابو عبیدہؓ سے کہا کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ مقدس بال ہیں جو ہمیں انسؓ کے پاس سے حاصل ہوئے ہیں۔ ابو عبیدہؓ نے کہا کہ اگر ان میں سے ایک بال مجھے بھی مل جائے تو یقیناً وہ ساری کائنات سے زیادہ عزیز ہو گا۔ راوی: ابن سیرینؒ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۱۷۱: نبی کریمؐ نے جب اپنا سر منڈوایا تھا تو سب سے پہلے ابو طلحہؓ نے آپؐ کے بال (تبرکاً) لیے تھے۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۱۷۲: ارشادِ رسولؐ ہے کہ جب کسی کے برتن میں کوئی کتا پانی پی لے تو اس برتن کی (نجاست دور کرنے کے لیے) اسے ۷ مرتبہ دھولیں۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۱۷۳: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ایک بار ایک شخص نے کسی کتے کو دیکھا کہ وہ پیاس کے سبب گیلی مٹی چاٹ رہا ہے۔ تو اس شخص نے اپنا موزہ لیا اور اس کتے کے لیے پانی بھر کر لاتا اور اسے پلاتا رہا، یہاں تک وہ سیراب ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے اس کا ثواب دیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۱۷۴: میں نے کتے کے ذریعے شکار کرنے کا مسئلہ نبی اکرمؐ سے دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ جب تم اپنے سکھائے ہوئے کتے کو (بسم اللہ پڑھ کر) چھوڑو اور وہ شکار کرے تو تم اس کو کھالو لیکن شرط یہ ہے کہ خود اس نے اس کو نہ کھایا ہو۔۔۔ میں نے کہا کہ کبھی ایسے بھی ہوتا ہے کہ میں کتے سے شکار کرتا ہوں لیکن جب موقع پر جاتا ہوں تو کوئی دوسرا کتا پاتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا تم اس شکار کو نہ کھاؤ کیوں کہ بسم اللہ تو تم نے اپنے کتے پر پڑھی تھی، اس دوسرے کتے پر نہیں۔ راوی: عدی بن حاتمؓ۔

حدیث ۱۷۵: حضورؐ کا ارشاد ہے کہ بندہ اس وقت بھی نماز میں سمجھا جاتا ہے جب کہ وہ مسجد میں اس نماز کا انتظار کر رہا ہو، تاوقت یہ کہ حدث نہ کرے۔ مجھ سے ایک عجمی نے پوچھا کہ یہ حدث کیا چیز ہے۔ میں نے اسے بتایا کہ ریح کا خارج ہو جانا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۱۷۶: آپؐ کا فرمانا ہے کہ نماز فاسد نہ کرو، تاوقت یہ کہ ریح نکلنے کی آواز نہ سن لو یا اس کی بدبو کو نہ پاؤ۔ راوی: عباد بن تمیمؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۳۸)۔

حدیث ۱۷۷: حضرت علیؓ کی (جریان کے سبب) منی بکثرت نکلتی تھی۔ انھوں نے مقداد بن اسودؓ سے معلوم کروایا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ منی نکلے تو وضو فرض ہو جاتا ہے۔ راوی: محمد بن حنفیہؒ۔

حدیث ۱۷۸: میں نے حضرت عثمانؓ سے پوچھا کہ اگر کوئی جماع کرے لیکن اخراج نہ ہو تو۔؟ آپ نے فرمایا کہ وہ اپنے عضو کو دھولے اور پھر مکمل وضو کر لے۔ اور کہا، ایسا ہی میں نے حضورؐ سے سنا ہے۔ کچھ اور اصحابؓ نے اس بات کی تصدیق بھی کی۔ راوی: زید بن خالدؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۱۷۹: آنحضرتؐ نے ایک انصاری کو بلوایا۔ وہ جب پہنچے تو سر سے (غسل کا) پانی ٹپک رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا لگتا ہے جلدی میں آئے ہو۔ لیکن ایسے موقعوں پر جب کہ ابھی انزال نہ ہوا ہو تو تم پر صرف وضو ہی فرض ہے۔ راوی: ابو سعید خدریؓ۔

حدیث ۱۸۰: حضور مکرمؐ جب عرفہ سے چلے تو شعب (پہاڑی درہ) کی طرف مڑ گئے اور حاجت رفع کی۔ بعد میں، میں آپؐ کے اعضا پر پانی ڈالتا گیا اور آپ وضو کرتے رہے۔ میں نے پوچھا کہ کیا آپؐ نماز پڑھیں گے۔ آپؐ نے فرمایا، نہیں، نماز کی جگہ آگے (مزدلفہ میں) ہے۔ راوی: اسامہ بن زیدؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۴۰)۔

حدیث ۱۸۱: میں سفر میں آنحضورؐ کے ساتھ تھا۔ آپؐ رفع حاجت کے لیے گئے۔ جب واپس آئے تو میں حضورؐ کے اعضا پر پانی ڈالتا گیا اور آپؐ نے وضو کیا۔ (آخر میں) سر کے بعد، موزوں پر مسح کیا۔ راوی: مغیرہ بن شعبہؓ۔

حدیث ۱۸۲: میں ایک شب اپنی خالہ حضرتہ میمونہؓ کے گھر میں سویا۔ نبی مکرمؐ اس رات ان ہی کے ہاں تھے۔ آپؐ عشا کی نماز پڑھ کر سو گئے۔ پھر آدھی رات کو بیدار ہوئے اور آنکھیں ملنے کے بعد آنحضرتؐ نے سورۃ آل عمران کی آخری ۱۰ آیات کی تلاوت فرمائی۔ پھر اٹھ کر وضو کیا اور نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ میں بھی (وضو کر کے) آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپؐ نے مجھے اپنی دائیں جانب کر لیا۔ آپؐ نے دو دو رکعت کے ساتھ ۶ رکعتیں پڑھیں۔ اس کے بعد وتر پڑھی اور لیٹ گئے۔ جب مؤذن آیا تو آپؐ کھڑے ہو گئے اور صبح کی نماز پڑھی۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۱۸)۔

حدیث ۱۸۳: میری دادی، اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ میں عائشہؓ کے پاس پہنچی۔ میں نے دیکھا لوگ نماز پڑھ رہے ہیں اور عائشہؓ بھی نماز پڑھ رہی ہیں۔ میں نے اس بے وقت نماز کا سبب پوچھا تو عائشہؓ نے بتایا کہ سورج گرہن ہے۔ میں بھی نماز پڑھنے کھڑی ہو گئی یہاں تک کہ مجھ پر غشی طاری ہونے لگی۔ جب رسول کریمؐ نماز سے فارغ ہوئے تو اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ جس چیز کو میں نے اب تک نہیں دیکھا تھا وہ ابھی کھڑے کھڑے دیکھ لیا، یہاں تک کہ جنت کو بھی۔۔۔ مجھے وحی آئی ہے کہ قبروں میں تم لوگوں کی آزمائش ہو گی۔ تم میں سے ہر ایک کے پاس فرشتے بھیجے جائیں گے اور پوچھا

جائے گا، اس مرد (یعنی حضورؐ) سے متعلق تم کو کیا علم ہے۔۔؟ وہ کہے گا یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اللہ کے رسول ہیں اور ہمارے پاس معجزات اور ہدایت لے کر آئے تھے۔ ہم نے ان کی بات مانی اور ایمان لائے اور پیروی کی۔ تو اس سے کہا جائے گا، تو بے شک مومن ہے۔۔۔ لیکن منافق یا شک کرنے والا کہے گا، میں نے تو جو کچھ لوگوں کو کہتے سنا، وہی میں نے کہہ دیا۔ راوی: فاطمہ بنت منذرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۸۷)۔

حدیث ۱۸۴، ۱۸۵: کسی نے عبداللہ بن زیدؓ سے پوچھا کہ کیا آپ ہمیں رسول اکرمؐ کے وضو کرنے کا طریقہ بتا سکتے ہیں؟ انھوں نے کہا، ہاں۔ پھر پانی منگوایا، اور اپنے ہاتھ پر ڈالا اور اسے ۲ مرتبہ دھویا۔ پھر ۳ بار کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر اپنے منہ کو ۳ بار دھویا۔ پھر دونوں ہاتھ کہنیوں تک ۲ بار دھوئے۔ پھر اپنے پورے سر کا مسح کیا، یعنی ان کو آگے لائے اور پیچھے لے گئے۔ سر کے پہلے حصے سے ابتدا کی اور دونوں ہاتھ گدی تک لے گئے اور ان دونوں کو وہیں تک واپس لائے جہاں سے شروع کیا تھا۔ پھر اپنے دونوں پیر (ٹخنوں تک) دھوئے۔ راویان: عمرو بن یحییٰ مازنیؒ، عمرو بن ابی حسنؒ۔

حدیث ۱۸۶: ایک دن نبی مکرمؐ ہمارے پاس دوپہر کے وقت تشریف لائے۔ آپؐ نے وضو کیا اور پھر اس کا بچا ہوا پانی اپنے چہرے اور آنکھوں پر ملنے لگے۔ اس کے بعد حضورؐ نے ظہر کی دو رکعت اور عصر کی دو رکعت ادا فرمائیں۔ آپؐ کے سامنے عنزہ بہ طور سترہ گڑا ہوا تھا۔ پھر آنحضورؐ نے ایک پیالہ منگوایا جس میں پانی تھا۔ پہلے آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اور منہ اسی میں دھوئے اور اسی میں کلی کی۔ پھر آپؐ نے مجھے اور ابو موسیٰؓ سے فرمایا کہ اس پانی میں سے کچھ پی لو، کچھ چہروں پر اور کچھ سینوں پر ڈال لو۔ راوی: ابو جحیفہؓ۔

حدیث ۱۸۷: محمود بن ربیعؓ وہ شخص ہیں کہ رسول اکرمؐ نے ان کے منہ پر کلی کی تھی۔ جب آپؐ وضو فرماتے تو آپؐ کے وضو سے بچے ہوئے پانی پر صحابہؓ ٹوٹ پڑتے۔ راوی: ابن شہابؒ۔

حدیث ۱۸۸: مجھے میری خالہ، نبی مکرمؐ کے پاس لے گئیں اور عرض کیا کہ یہ میری بہن کا لڑکا بیمار ہے۔ آپؐ نے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور برکت کی دعا فرمائی۔ پھر حضورؐ نے وضو کیا اور میں نے وضو سے بچا ہوا پانی پیا۔ اس کے بعد میں آپؐ کی پشت پر کھڑا ہوا تو میں نے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت کو دیکھ لیا۔ راوی: سائب بن یزیدؓ۔

حدیث ۱۸۹، ۱۹۰: عبد اللہ بن زیدؓ نے (وضو کے لیے) اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ان کو دھویا۔ پھر ایک چلو سے ۳ بار کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر دو مرتبہ اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے اور اپنے (پورے) سر کا مسح کیا۔ اور اپنے دونوں پیر ٹخنوں تک دھوئے۔ اور اس کے بعد کہا، نبی کریمؐ اسی طرح وضو فرماتے تھے۔ راویان: یحییٰؒ، مرو بن ابی الحسنؒ۔

حدیث ۱۹۱: رسول اللہ کے زمانے میں مرد و عورت سب ایک ہی برتن سے وضو کیا کرتے تھے۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۱۹۲: میں سخت بیمار تھا۔ میری عیادت کے لیے حضور اکرمؐ تشریف لائے۔ آپؐ نے وضو فرمایا اور وضو سے بچا ہوا پانی میرے اوپر ڈالا۔ میں ہوش میں آگیا۔ میں نے عرض کیا میری میراث کس کے لیے ہے؟ میرا تو صرف ایک کلالہ (جن کی نہ اولاد ہو اور نہ والدین حیات ہوں) وارث ہے۔ اس پر فرائض کی آیات نازل ہوئیں۔ راوی: جابرؓ۔ (دیکھیں سورۃ النساء: آیت ۱۲ اور آیت ۱۷۶۔۔۔ مؤلف)۔

حدیث ۱۹۳: (ہم آنخضرتؐ کے ساتھ تھے کہ) نماز کا وقت ہو گیا۔ جن لوگوں کے گھر قریب تھے وہ تو وضو کرنے چلے گئے، مگر کچھ لوگ رہ گئے۔ پھر رسول مکرمؐ کے پاس مخضب (پتھر کا برتن) لایا گیا جس میں بہت تھوڑا سا پانی تھا۔ آپؐ نے اس میں اپنی انگلیاں رکھ دیں۔ پھر اسی (کم پانی) سے سب نے وضو کر لیا۔ حمیدؒ نے مجھ سے پوچھا کتنے لوگوں نے وضو کیا۔ میں نے بتایا، لگ بھگ ۸۰ لوگ تھے۔ راوی: انسؓ۔ (یہ معجزۂ نبیؐ تھا۔۔۔ مؤلف)۔

حدیث ۱۹۴: آنحضورؐ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا۔ اس میں آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اور پھر چہرے کو دھویا۔ اور اسی سے کلی کی۔ راوی: ابو موسیٰؓ۔

حدیث ۱۹۵: (عبد اللہ بن زیدؓ کا وضو): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۸۹۔ راوی: یحییٰؒ۔

حدیث ۱۹۶: جب نبی معظمؐ (آخری مرض میں) سخت بیمار ہو گئے تو آپؐ نے دوسری ازواج سے اجازت مانگی کہ میرے گھر میں تیمارداری کی جائے۔ آنحضورؐ، حضرت علیؓ اور عباسؓ کے سہارے سے لائے گئے۔ آپؐ کے دونوں قدم مبارک گھسٹتی حالت میں تھے۔ جب آنخضرتؐ میرے گھر پہنچے تو آپؐ کا مرض اور بھی زیادہ ہو گیا۔ تب آپؐ نے فرمایا کہ ۷ مشکیں جن کے بند نہ کھولے گئے ہوں میرے اوپر ڈال دو، تاکہ میں وصیت کر سکوں۔ چناں چہ اس کی تعمیل میں آپؐ کو حضرتہ حفصہؓ کے مخضب میں بٹھایا گیا۔ اس کے بعد

ہم سب نے حضورؐ پر پانی ڈالنا شروع کر دیا۔ آپؐ نے اشارے سے فرمایا کہ بس، تب ہم نے اس کی تعمیل کی۔ اس کے بعد آنحضرتؐ لوگوں کے پاس باہر تشریف لے گئے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۱۹۷: (عبد اللہ بن زیدؓ کا وضو): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۸۹۔ راوی: یحییٰؒ۔

حدیث ۱۹۸: (کم پانی سے وضو کا معجزہ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۹۳۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۱۹۹: انسؓ کہتے ہیں کہ جب آنحضرتؐ غسل فرماتے تو ایک صاع یا پانچ مد پانی استعمال فرماتے۔ راوی: ابن جبیرؒ۔

حدیث ۲۰۰ تا ۲۰۴: وضو کرتے ہوئے نبی اکرمؐ نے موزوں پر مسح فرمایا۔ (حدیث ۲۰۳ کے مطابق) آپؐ نے سر کے عمامہ پر بھی مسح کیا۔ (حدیث ۲۰۴ میں وضاحت ہے کہ) طہارت کی حالت میں پہنے ہوئے موزوں پر مسح کر لینا کافی ہے۔۔ راویان: عبد اللہ بن عمرؓ (سعد ابی وقاصؓ)، عروہ بن مغیرہؒ، عمرو بن امیہ ضمریؓ اور مغیرہؓ۔

(حدیث ۲۰۰ میں یہ بھی ہے کہ): عبد اللہ بن عمرؓ نے حضرت عمرؓ سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جب سعدؓ نے کوئی بات کی ہے تو پھر کسی اور سے پوچھا نہ کرو۔

حدیث ۲۰۵، ۲۰۶: آنحضرتؐ نے بکری کا گوشت تناول فرمایا اور اس کے بعد نماز پڑھی۔ (جدید) وضو نہیں کیا۔ راویان: عبد اللہ بن عباسؓ، جعفر بن عمروؓ۔

حدیث ۲۰۷: خیبر کے مقام صہبا میں ہم نے حضور اکرمؐ کے ساتھ نماز عصر پڑھی۔ پھر آپؐ نے ستو کو گھولنے کا حکم دیا۔ اسے ہم سب نے مل کر کھایا۔ پھر مغرب کا وقت ہوا تو سب کھڑے ہو گئے۔ پہلے کلی کی اور (بغیر جدید وضو کئے) نماز پڑھی۔ راوی: سوید بن نعمانؓ۔

حدیث ۲۰۸: (جدید وضو نہیں کیا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۰۵، ۲۰۶۔ راوی: حضرتہ میمونہؓ۔

حدیث ۲۰۹: حضورؐ نے دودھ پیا۔ اس کے بعد کلی کی اور فرمایا اس میں چکنائی ہوتی ہے۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۲۱۰، ۲۱۱: ارشادِ رسولؐ ہے کہ کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور وہ اس دوران نیند میں چلا جا رہا ہو تو اسے چاہیے کہ پہلے سو لے۔ یہاں تک کہ نیند جاتی رہے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۲۱۲: نبی اکرمؐ ہر نماز کے لیے (تازہ) وضو کیا کرتے تھے۔ جب کہ ہم میں سے ہر ایک کو جب تک وہ بے وضو نہ ہو جائے، ایک وضو ہی کافی ہوتا۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۲۱۳: (جدید وضو نہیں کیا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۰۷۔ راوی: سوید بن نعمانؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۲۱۴: آنحضرتؐ ایک مرتبہ مکہ یا مدینہ کے باغ میں سے گذر رہے تھے تو وہاں دو قبریں نظر آئیں۔ آپؐ نے فرمایا ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے۔ ان میں سے ایک پیشاب (کی نجاست) سے نہیں بچتا تھا۔ اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا۔ پھر آپؐ نے درخت کی ایک شاخ منگوائی اور ان قبروں پر گاڑ دیا۔ آپ نے فرمایا، "امید ہے کہ جب تک یہ خشک نہ ہو جائیں گی ان پر عذاب میں تخفیف رہے گی"۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۲۱۵: جب حضورؐ رفع حاجت کے لیے جاتے تو میں آپؐ کے لیے ساتھ پانی لے جاتا اور آپؐ اس سے استنجا کرتے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۲۱۶: (پیشاب کی نجاست): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں اوپر کی حدیث ۲۱۴۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۲۱۷ تا ۲۱۹: آنحضرتؐ نے ایک اعرابی (بدو) کو مسجد میں پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔ جب وہ فارغ ہوا تو آپؐ نے پانی منگوایا اور اس پر سے بہا دیا۔ لوگوں نے اسے پکڑ لیا تو آپ نے فرمایا تم لوگ نرمی کرنے کے لیے بھیجے گئے ہو۔ راویان: انس بن مالکؓ، عتبہ بن مسعودؓ۔

حدیث ۲۲۰، ۲۲۱: آنحضرتؐ کی گود میں دودھ پیتے بچوں نے پیشاب کر دیا۔ آپؐ نے پانی منگوایا اور اس پر چھڑک دیا یا بہایا، لیکن دھویا نہیں۔ راویان: حضرتہ عائشہؓ، امّ قیس بنت محصنؓ۔

حدیث ۲۲۲ تا ۲۲۴: آنحضورؐ کو پیشاب کرنا تھا۔ راستے میں قوم کے ڈلاؤ (کچرے کی ڈھیری) ملی تو وہاں کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ پھر پانی مانگا۔ اور وضو فرمایا۔ راویان: حذیفہ، ابووائل۔

حدیث ۲۲۵: ایک عورت نبی مکرمؐ کے پاس پہنچی اور پوچھا کہ کسی کے کپڑے میں حیض آ جائے تو کیا کرے؟ حضورؐ نے فرمایا وہ اسے مل ڈالے۔ پھر پانی سے رگڑ کر دھو لے۔ راوی: حضرتہ اسماء۔

حدیث ۲۲۶: ایک صحابیہؓ، نبی مکرمؐ کے پاس پہنچیں اور سوال کیا کہ میں مستحاضہ ہوتی ہوں تو بہت دنوں تک اس کا سلسلہ رہتا ہے۔ ایک عرصے تک پاک نہیں ہوتی تو کیا میں نماز چھوڑ دوں۔ آپؐ نے فرمایا یہ حیض نہیں، ایک رگ کا خون ہے۔ تم حیض کی مدت تک نماز چھوڑ دو۔ اور آگے کے دنوں میں (بدن اور کپڑے کے) خون کو دھو ڈالو، اور اس کے بعد (وضو کرکے) نماز پڑھو۔ پھر حیض کی تاریخ آ جائے تو نماز ترک کر دینا۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۲۲۷، تا ۲۳۰: میں آنحضرتؐ کے کپڑے سے جنابت کو دھو دیتی تھی۔ آپؐ (اسی کپڑے کو پہن کر) نماز کے لیے باہر تشریف لے جاتے تھے، حالاں کہ کپڑے میں ابھی تری باقی رہتی تھی۔ میں کپڑے میں ایک یا متعدد دھبے بھی دیکھتی تھی۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۲۳۱: قبیلہ عکل یا عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ پہنچے۔ لیکن ان کو یہاں کا موسم راس نہ آیا تو بیمار پڑ گئے۔ آنحضرتؐ نے صدقے کے اونٹوں کی مدد سے ان کا علاج تجویز کیا جس سے وہ سب ٹھیک ہو گئے۔ مگر جوں ہی صحتمند ہوئے (ان پر ایسا شیطان سوار ہوا کہ) مسلمانوں کے جان و مال کا نقصان کرنا شروع کر دیا۔ جب نبی کریمؐ کو اس بات کی خبر ملی تو آپؐ نے ان کا تعاقب کرنے اور ان کو گرفتار کر کے لانے کا حکم فرمایا۔ چناں چہ وہ پکڑ لیے گئے اور حضورؐ کی خدمت میں لائے گئے۔ آنحضرتؐ نے ان کے لیے کڑی اور عبرتناک سزائیں سنائیں۔ (فرد جرم یہ تھی کہ) ان لوگوں نے چوری کی، قتل کیا، ایمان لانے کے بعد کافر ہوئے اور اللہ کے رسول سے لڑے۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۲۳۲: مسجد نبویؐ بننے سے پہلے آنحضرتؐ بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۲۳۳، ۲۳۴: گھی میں چوہا گر پڑا تھا۔ آنحضورؐ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا، چوہے کو نکال لو اور ساتھ ہی آس پاس کا تمام گھی بھی نکال دو، اور باقی کو استعمال کر لو۔ راویان: حضرتہ میمونہؓ، ابن عباسؓ۔

حدیث ۲۳۵: ارشادِ نبیؐ ہے، "مسلمان کو زخم اللہ کی راہ میں پہنچایا جاتا ہے تو وہ قیامت کے دن اپنی اسی تازگی کی حالت میں ہو گا، یعنی بہتا ہوا ہو گا۔ رنگ تو خون کا ہو گا مگر اس کی خوشبو مشک جیسی ہو گی"۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۲۳۶: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہے کہ ہم پچھلے ہیں لیکن (آخرت میں) سبقت لے جانے والے ہیں۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں، جو جاری نہ ہو، پیشاب نہ کرے۔ کیوں کہ شاید پھر کبھی اسی (پانی) سے غسل کرنا نہ پڑ جائے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۲۳۷: ایک بار حضورؐ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے اور سجدے میں تھے کہ قریش کی جماعت جو وہاں بیٹھی تھی ان میں کا ایک خبیث اٹھا اور باہر سے اونٹ کی غلاظت لا کر آپؐ پر ڈال دیا۔ حضرتہ فاطمہؓ آئیں اور اس غلاظت کو ہٹایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پوری کر چکے تو آپؐ نے قریش کے ایک ایک آدمی کے لیے بد دعا کی۔۔۔۔ پھر ان خبیثوں کا انجام برا ہی ہوا۔ اور یہ تمام لوگ بدر میں مارے گئے اور گھسیٹ کر ایک کنویں میں ڈالے گئے۔ راوی: عبد اللہ بن مسعودؓ۔

حدیث۲۳۸: حضورؐ کو میں نے ایک بار کپڑے میں تھوکتے دیکھا۔ راوی: انسؓ۔

حدیث۲۳۹: فرمان نبویؐ ہے کہ پینے کی جو چیز نشہ لائے وہ حرام ہے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث۲۴۰: مجھ سے پوچھا گیا کہ آنحضرتؐ جب زخمی ہو گئے تھے تو ان کا کیا علاج ہوا تھا؟ تو میں نے انھیں بتایا کہ حضرت علیؓ اپنی ڈھال میں پانی لاتے تھے، اور حضرتہ فاطمہؓ آپؐ کے چہرے سے خون دھوتی تھیں۔ پھر ایک چٹائی لے کر جلائی گئی اور آپؐ کے زخم میں بھر دی گئی۔ راوی: سہل بن سعدؓ۔

حدیث۲۴۱، ۲۴۲: نبی کریمؐ اپنے منہ کو مسواک سے صاف کیا کرتے تھے۔ راویان: ابو بردہؓ (اپنے والد سے)، حذیفہؓ۔

حدیث۲۴۳: آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا کہ جب تم اپنی خواب گاہ میں جاؤ تو نماز کی طرح وضو کرو۔ پھر اپنی داہنی جانب پر لیٹ جاؤ۔ اس کے بعد کہو، اللهم أسلمت وجهي إليك وفوضت أمري إليك وألجأت ظهري إليك رغبة ورهبة إليك لا ملجأ ولا منجا منك إلا إليك - اللهم آمنت بكتابك الذي أنزلت وبنبيك [یعنی اے اللہ! میں نے تجھ سے امیدوار اور خائف ہو کر اپنا منہ تیری طرف جھکا دیا ہے۔ اور ہر کام تیرے سپرد کر دیا ہے۔ اور میں نے تجھے اپنا پشت و پناہ بنا لیا ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ تیرے علاوہ کہیں پناہ کی جگہ نہیں ہے۔ اے اللہ! میں اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی ہے۔ اور تیرے اس نبیؐ پر جسے تو نے بھیجا ہے]۔۔۔ پس اگر تو اسی رات مرا تو ایمان پر مرے گا۔ اور اس دعا کو اپنا آخری کلام بنا۔ راوی: براء بن عازبؓ۔

Siddiqui Publications